مفتی صاحب! ایک بھائی نے دوسرے بھائی سے ایک جگہ خریدی آٹھ کروڑ روپے کی، خریدار نے کہا کہ میں آٹھ کروڑ روپے کی ادائیگی تین ماہ بعد کروں گا اور ادائیگی بھی روپے کے بجائے درہم (دوسری کرنسی) کی شکل میں کروں گا اور وہ بھی اُس دن کے حساب سے چاہے اُس دن درہم کے ریٹ آج کے حساب سے کم ہوں یا زیادہ، یعنی آٹھ کروڑ روپے کے جتنے درہم اُس دن بنیں گے وہ میں آپ کو ادا کروں گا خواہ آج کے حساب سے کم بن رہے ہوں یا زیادہ۔ کیا معاملہ شرعاً درست ہے۔

بواسطہ مولانا عبد المعید صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلّیا

صورت مسئولہ میں اگر اصل معاملہ آٹھ کروڑ روپے میں ہوا ہے تو ادائیگی کے دن باہمی رضامندی سے اسی دن کے بازاری نرخ کے حساب سے دراہم کی شکل میں ادائیگی کر دی جائے تو اس کی اجازت ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (5/ 162)

(استقرض من الفلوس الرائجة والعدالي فكسدت فعليه مثلها كاسدة) و (لا) يغرم (قيمتها) وكذا كل ما يكال ويوزن لما مر أنه مضمون بمثله فلا عبرة بغلائه ورخصه ذكره في المبسوط من غير خلاف وجعله في البزازية وغيرها قول الإمام وعند الثاني عليه قيمتها يوم القبض وعند الثالث قيمتها في آخر يوم رواجها وعليه الفتوى.

فقة البيوع(733/2)

ويجوز فيها النسيئة إن وقعت المبادلة بغير جنسها، مثل أن تُباع الدولارات الأمريكية بالربيات الباكستانية، بشرط أن تكون المبادلة بسعر يوم المبادلة، حتى لا تكون ذريعة للربا.

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد طاہر عفی عنہ

دار الافتاء جامعۃ السعید

نزد نرسری کراچی

۳۰ صفر المظفر ۱۴۴۵ھ

۱۷ ستمبر ۲۰۲۳ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۱۹۲۰

مورخہ ۱-۳-۱۴۴۵ھ

۱۸-۹-۲۰۲۳ء

رئیس دار الافتاء

جامعۃ السعید کراچی